نواں بجٹ اجلاس

سرکاری رپورٹ

# بلوچستان صوبائی اسمبلی
# کی کارروائی

اجلاس منعقدہ پنج شنبہ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۴/ ذیقعد ۱۴۱۲ھ



| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۔ | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | ۱ |
| ۲۔ | وقفہ سوالات | ۲ |
| ۳۔ | رخصت کی درخواستیں | ۴ |
| ۴۔ | تحریک استحقاق نمبر۱ میر ظہور حسین خان کھوسہ | ۴ |
| ۵۔ | ضمنی مطالبات زر بابت سال ۹۲-۱۹۹۱ء پر رائے شماری اور منظوری | ۱۹ |




شمارہ دوئم

جلد نہم

جناب اسپیکر ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ مسٹر عبدالقہار خان ودان
(از مورخہ ۱۸ ر نومبر ۱۹۹۳ء)

---

مسٹر محمد حسن شاہ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ :- کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

# فہرست ممبران اسمبلی

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | میر عبدالمجید بزنجو | ڈپٹی اسپیکر اسمبلی |
| ۲ | میر تاج محمد خان جمالی | وزیر اعلیٰ (قائد ایوان) |
| ۳ | نواب محمد اسلم رئیسانی | وزیر خزانہ |
| ۴ | سردار ثناء اللہ زہری | وزیر بلدیات |
| ۵ | میر اسرار اللہ زہری | وزیر صحت |
| ۶ | میر محمد علی رند | وزیر مال |
| ۷ | مسٹر جعفر خان مندوخیل | وزیر تعلیم |
| ۸ | میر جان محمد خان جمالی | وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی |
| ۹ | حاجی نور محمد صراف | وزیر کیو ڈی اے |
| ۱۰ | ملک محمد سرور خان کاکڑ | وزیر مواصلات و تعمیرات |
| ۱۱ | ماسٹر جانسن اشرف | وزیر اقلیتی امور |
| ۱۲ | مولوی عبدالغفور حیدری | وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ |
| ۱۳ | مولوی عصمت اللہ | وزیر منصوبہ بندی و ترقیات |
| ۱۴ | مولوی امیر زمان | وزیر زراعت |
| ۱۵ | مولوی نیاز محمد دوتانی | وزیر آبپاشی و ترقیات |
| ۱۶ | سید عبدالباری | وزیر خوراک |
| ۱۷ | مسٹر حسین اشرف | وزیر ماہی گیری |
| ۱۸ | میر محمد صالح بھوتانی | وزیر صنعت |
| ۱۹ | مسٹر محمد اسلم بزنجو | وزیر محنت و افرادی قوت |
| ۲۰ | نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی | وزیر داخلہ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۱ | ملک محمد شاہ مردان زئی | وزیر سماجی بہبود |
| ۲۲ | ڈاکٹر کلیم اللہ خان | |
| ۲۳ | مسٹر سعید احمد ہاشمی | صوبائی وزیر |
| ۲۴ | میر علی محمد نوتیزئی | |
| ۲۵ | مسٹر عبد القہار خان | |
| ۲۶ | مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی | |
| ۲۷ | سردار محمد طاہر خان لونی | |
| ۲۸ | میرباز محمد خان کھیتران | |
| ۲۹ | حاجی ملک کرم خان خجک | |
| ۳۰ | سردار میر محمد ہمایوں خان مری | |
| ۳۱ | نواب محمد اکبر خان بگٹی | |
| ۳۲ | میر ظہور حسین خان کھوسہ | |
| ۳۳ | سردار فتح علی عمرانی | (صوبائی وزیر) |
| ۳۴ | مسٹر محمد عاصم کرد | |
| ۳۵ | سردار میر چاکر خان ڈومکی | |
| ۳۶ | میر عبد الکریم نوشیروانی | (صوبائی وزیر) |
| ۳۷ | شہزادہ جام علی اکبر | وزیر جنگلات |
| ۳۸ | مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ | |
| ۳۹ | ڈاکٹر عبد المالک بلوچ | |
| ۴۰ | مسٹر ارجن داس بگٹی | ہندو اقلیتی نمائندہ |
| ۴۱ | سردار سنت سنگھ | سکھ اقلیتی نمائندہ |

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۴ ذیقعد ۱۴۱۲ھ

بروز پنجشنبہ

## زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت دس بج کر پینتالیس منٹ پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**جناب اسپیکر** السلام علیکم۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۝ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۝ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

ترجمہ : بہت بابرکت ہے وہ خدا جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ جس نے موت اور حیات اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے' جو غالب اور بخشنے والا ہے جس نے ساتوں آسمانوں کو اوپر تلے پیدا کیا تو' اے دیکھنے والے خدائے رحمن کی پیدائش میں کوئی ضابطگی نہ دیکھے گا۔ دوبارہ نظر ڈال کر دیکھو کوئی شگاف بھی نظر آرہا ہے۔ وما علینا الا بلاغ

## وقفہ سوالات

**جناب اسپیکر** اب سوالات ہوں گے سوال نمبر 519 ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کا ہے۔

X ۵۱۹ **ڈاکٹر عبدالمالک** کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) صوبہ میں مختلف مصنوعات کی تیاری پر کل کس قدر لاگت آئی ہے۔ نیز مصنوعات کی تفصیل بھی دی جائے!

ب) سال ۹۱-۱۹۹۰ اور ۹۲-۱۹۹۱ کے دوران قالین بانی پر کس قدر خرچ اور وصولی ہوئی ہے نیز کن کن افراد نے کس قیمت پر کس قدر قالین خریدے ہیں تفصیل دی جائے۔

**وزیر صنعت و حرفت**

صوبہ بلوچستان میں محکمہ اسمال انڈسٹریز کی مصنوعات پر ورکنگ کیپٹل Working Capital سے دوران سال ۹۱-۱۹۹۰ مبلغ ۲۹,۲۰,۲۸۷ روپے لاگت آئی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | تربیتی مراکز قالین بانی | ۱۰۰۰۰۰۰ روپے |
| ۲ | کشیدہ کاری | ۱۲,۴,۷۳۴۰ روپے |
| ۳ | چمڑے پر کشیدہ کاری کا کام | ۰۰,۳۴,۱۷۸ روپے |
| ۴ | فرنیچر سازی۔سبی | ۴۰۴۶۹۴۲ روپے |
| ۵ | ماربل سیل کوئٹہ | ۰۱,۹۹,۸۴۷ روپے |
| | میزان | ۲۹,۲۰,۲۸۷ روپے |

مذکورہ بالا مراکز کی مندرجہ ذیل مصنوعات ہیں

۱ قالین بانی

۲ بلوچی کشیدہ کاری

۳ چمڑے پر کشیدہ کاری

۴ فرنیچر سازی

۵ سنگ مرمر کی مصنوعات وغیرہ وغیرہ

سال ۹۱۔۱۹۹۰ میں ۲۰۰۰۰ مربع فٹ قالین مالیتی ۰۰۰،۰۰،۰۰،۱۰ روپے تیار ہوا جس کی فروختگی مبلغ ۰۰۰،۵۰،۱۱ روپے ہوئی اس طرح ۰۰۰،۱۵۰ روپے منافع Gross Profit ہوا۔

سال ۹۲۔۱۹۹۱ میں دسمبر ۱۹۹۱ تک ۹۵۸۶ مربع فٹ قالین تیار کیا گیا۔ جس کی لاگت ۷۹،۳۰۰،۴ روپے ہے جس کی فروختگی مبلغ/ ۵،۵۱،۱۹۵ روپے ہوئی اس طرح مبلغ ۱،۸۹۵،۷ روپے منافع ہوا۔

محکمہ ہذا کے مراکز کے تیار شدہ قالین محکمہ کی پانچ مختلف دوکانوں (کراچی۔ اسلام آباد۔ کوئٹہ) کے ذریعے پرچون کی بنیاد پر فروخت ہوتے ہیں اس لحاظ سے ہر خریدار کے کوائف اور اس کی فہرست کی تیاری ناممکن ہے کیونکہ ان کی تعداد ہزاروں میں ہوتی ہے۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر حضرت شاہ صاحب وزیر صنعت نہیں ہیں۔

**جناب اسپیکر** آپ کا نمبر آتا ہے آپ سے پہلے وزیر صاحب کھڑے ہیں ان سے تو پوچھ لیں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون)** جناب اسپیکر میں گزارش کررہا ہوں چونکہ ایک ہی سوال ہے اگر اس کو ڈاکٹر مالک صاحب پڑھا ہوا اور سنا ہوا تصور کریں تو بہتر ہوگا تاہم اگر اس سلسلہ میں کوئی ضمنیاں ہوں تو ہم حاضر ہیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک** ٹھیک ہے پڑھا ہوا تصور کیا جائے گا۔

**میر ہمایوں خان مری** جناب اسپیکر مالک صاحب نے پڑھا ہوا تو ضرور تصور کرلیا وہ شریف آدمی ہیں درست ہے لیکن منسٹر انڈسٹریز ہیں کہاں؟ وزیر موصوف نہ تو اسمبلی میں اور نہ ہی اپنے دفتر میں نظر آتے ہیں آخر ہیں کہاں آج کل لا اینڈ آرڈر کا پتہ نہیں ہے اس کا پوچھنا ہمارا حق ہے کیونکہ وہ ہمارے ساتھی ہیں آخر وہ ہیں کہاں دکھائی نہیں دیتے؟

**نواب میر ذوالفقار علی مگسی (وزیر داخلہ)** ! (پوائنٹ آف آرڈر) جناب لاء اینڈ آرڈر کا منسٹر تو یہاں بیٹھا ہوا ہے البتہ منسٹر انڈسٹریز کا مجھے پتہ نہیں ہے۔

**میر ہمایوں خان مری** وہ ہمارے مہمان ہیں ان کو کبھی ایوان میں نہیں دیکھا گیا۔

**جناب اسپیکر** ہمایوں مری صاحب نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے وہ ویلڈ Valid ہے منسٹرز کو وقفہ

سوالات کے دوران یہاں موجود ہونا چاہیے اور خصوصاً" جس منسٹر کا سوال ہو ان کو ضرور ہونا چاہیے۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون)** جناب اسپیکر وہ کراچی سے تشریف لا رہے ہیں غالباً" کراچی کی فلائیٹ ڈیلے ہو گئی ہے ویسے وہ ایئرپورٹ سے سیدھا ایوان میں یہاں آئیں گے۔

**میر ہمایوں خان مری** جناب اسپیکر ویسے ڈاکٹر مالک صاحب شریف آدمی ہیں انہوں نے اپنا سوال پڑھا ہوا ہے تصور کر لیا لیکن اگر اس پر کوئی ضمنی پوچھا جاتا تو آپ جواب نہ دے پائے۔

## رخصت کی درخواستیں

**جناب اسپیکر** جناب سردار جاکر خان ڈومکی نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی بناء پر ۲۸ مئی تا ۳ جون ۱۹۹۲ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا انہوں نے درخواست کی ہے کہ ان کے حق میں رخصت منظور کی جائے۔

**جناب اسپیکر** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

رخصت منظور کی گئی

**سکریٹری اسمبلی** جناب جعفر خان مندوخیل صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے چچا زاد بھائی کی اچانک وفات کی وجہ سے ژوب چلے گئے ہیں لہٰذا ۲۸ مئی ۱۹۹۲ سے ۳ جون ۱۹۹۲ ان کے حق میں رخصت منظور کی جائے۔

**جناب اسپیکر** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

رخصت منظور کی گئی

**سکریٹری اسمبلی** جناب مولوی عصمت اللہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ذاتی مصروفیت کی بناء پر وہ قلعہ سیف اللہ تشریف لے گئے ہیں اسلیے ۲۸ مئی ۱۹۹۲ تا ۳ جون ۱۹۹۲ ان کو اسمبلی اجلاس سے رخصت دی جائے۔

**جناب اسپیکر** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

رخصت منظور کی گئی۔

## تحریک استحقاق نمبر ۱

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** جناب اسپیکر۔ میری ایک تحریک استحقاق ہے۔ اسے پیش کرنے کی

اجازت دی جائے۔

جناب اسپیکر جی آپ اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پڑھ دیں۔

مسٹر ظہور حسین خان کھوسہ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ

ہم اس تحریک استحقاق کا نوٹس دیتے ہیں کہ قائدہ ۱۲۱ شک نمبر ۲ کے تحت ایسی تحریکات کا نوٹس اس دن سے سالم دو دن قبل دینا ہوگا جس دن ایسا مطالبہ زیر بحث لایا جائے جب کہ آج مطالبات زر بابت سال ۹۱۔۱۹۹۲ پر رائے شماری مطلوب ہے۔ مورخہ 25-5-92 کو صوبائی اسمبلی کے اجلاس کا آغاز ہوا اور آج کی تاریخ مورخہ 28-5-92 کے مطابق ممبران اسمبلی کو صرف دو دن ہی وقفہ ملا ہے جب کہ Revise اے ڈی پی کی کاپیاں بھی معزز ایوان کے معزز ممبران کو مہیا نہیں کی گئیں جس سے معزز ممبران اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

لہٰذا ہم التماس کرتے ہیں کے اجلاس کو دو دن کے لیے ملتوی کیا جائے اور ہمیں Revise اے ڈی پی کی کاپیاں بھی مہیا کی جائیں تاکہ ان کو باقاعدہ پڑھ کر ہم اس ایوان میں سیر حاصل بحث کر سکیں۔

جناب اسپیکر تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ہم اس تحریک استحقاق کا نوٹس دیتے ہیں کہ قائدہ ۱۲۱ شک نمبر ۲ کے تحت ایسی تحریکات کا نوٹس اس دن سے سالم دو دن قبل دینا ہوگا جس دن ایسا مطالبہ زیر بحث لایا جائے جب کہ آج مطالبات زر بابت سال ۹۱۔۱۹۹۲ پر رائے شماری مطلوب ہے۔ مورخہ 25-5-92 کو صوبائی اسمبلی کے اجلاس کا آغاز ہوا اور آج کی تاریخ مورخہ 28-5-92 کے مطابق ممبران اسمبلی کو صرف دو دن وقفہ ملا ہے جب کہ Revise اے ڈی پی کی کاپیاں بھی معزز ایوان کے معزز ممبران کو مہیا نہیں کی گئیں جس سے معزز ممبران اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

لہٰذا ہم التماس کرتے ہیں کے اجلاس کو دو دن کے لیے ملتوی کیا جائے اور ہمیں Revise اے ڈی پی کی کاپیاں بھی مہیا کی جائیں تاکہ ان کو باقاعدہ پڑھ کر ہم اس ایوان میں سیر حاصل بحث کر سکیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر چونکہ میں بھی اس تحریک استحقاق کا محرک ہوں۔ ریوائزڈ Revised اے ڈی پی کی کاپیاں اس ایوان میں نہیں پیش کی گئی ہیں۔ جب کہ اس کی منظوری آج کے مطالبات زر میں آپ ہم سے لینا چاہتے ہیں یا لے رہے ہیں۔ جناب اسپیکر قواعد و انضباط کے قاعدے نمبر ۱۲۱ کی

شق ۲ کے مطابق اس تحریکات کا نوٹس اس دن سے سالم دو دن قبل از دینا ہو گا جس دن ایسا مطالبہ زر بحث لایا جائے (۴) کسی مطالبہ زر کی رقم میں تخفیف کرنے کی غرض سے تحریک مندرجہ ذیل کسی ایک طریق پر پیش کی جاسکتی ہے یعنی جناب اسپیکر صاحب پچیس تاریخ کو صوبائی اسمبلی کے اجلاس کا آغاز ہوا اس شام کو ہی بلکہ دوسرے دن ہمیں مطالبات زر کی اور ایجنڈے کی کاپیاں مہیا کی گئیں جب کہ ریوائزڈ اے ڈی پی کی بکس جو تمام معزز اراکین کو دی جانی مطلوب تھیں اور جو جمہوریت کا ایک تقاضہ ہے جو بلوچستان کے عوام کو ان کے جمہوری حقوق دینے کا حق بھی ہے اس لیے میں آپ کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ ریوائزڈ اے ڈی پی کی کاپیاں مہیا نہ کرنا اور ہماری طرف سے اس کا سیر حاصل مطالعہ نہ کرنا اور بحث نہ کرنا میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام سے سراسر ناانصافی ہوگی۔ جناب اسپیکر ۱۹۹۱۔ ۹۲ کے بجٹ کے حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ اس ایوان میں ایک سو چار کروڑ روپے بلاک ایلوکیشن میں رکھے گئے ہیں جس پر یہ فیصلہ کیا گیا اس حکومت کی طرف سے جو اس وقت بھی تشریف فرما ہے کہ ستر ستر لاکھ روپے فی ایم پی اے واٹر سپلائی کے لئے اور تیس تیس لاکھ روپے ایجوکیشن کے لئے جب کہ پچیس پچیس لاکھ روپے شنگل روڈز اور بیس بیس کروڑ روپے بجلی کی فراہمی کے لئے تھے اور میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ ایک سو چار کروڑ روپے کہاں گئے جناب والا۔ ۱۹۹۱۔ ۹۲ میں یہ پوائنٹ تھا کہ حکومت بلوچستان کے خصوصی پروگرام میں سے تیس کروڑ روپے صوبے میں روڈوں کی تعمیر کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔ اگر وزیر خزانہ صاحب کو ناگوار خاطر نہ گزرے تو کیا وہ بتلائیں گے کہ وہ تیس کروڑ روپے کہاں چلے گئے ہیں وہ روپے اس اے ڈی پی میں کہیں نظر نہیں آتے۔ وہ کس مد میں خرچ کئے گئے۔

**جناب اسپیکر** ارجن داس صاحب آپ میری بات سنئے

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر صاحب میں بلوچستان کے عوام کے مقدر کی بات کر رہا ہوں اس لئے عرض کروں گا کہ از راہ کرم میری گزارش سنیں کیونکہ اس ٹائم آپ بھی ہمارے نمائندے ہیں ہمیں یہاں بولنے دیا جائے۔

**جناب اسپیکر** ارجن داس صاحب میں آپ کو بولنے دوں گا۔ آپ میری عرض سنئے اس میں دو باتیں ہیں پہلے وہ سن لیجئے پہلی بات تو شروع میں طے کی جائے یعنی ریوائزڈ اے ڈی پی کا جو نقطہ آپ نے اٹھایا ہے آیا یہ اس تحریک استحقاق سے متعلق ہے اور دوسرا یہ کہ آپ نے رول ۱۲۱ کا حوالہ یہاں دیا ہے پہلے ان دو باتوں کو طے کیجئے۔ پھر آگے چلئے گا۔ (مداخلت)

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر ہیں دو دن قبل اسے پڑھنے کا موقع دیا جاتا جیسا کہ کٹ موشن کے لئے دو سالم دن چاہیں پچیس تاریخ کو آپ اجلاس بلاتے ہیں اور اٹھائیس تاریخ کو مطالبات زر ایوان میں لائے جاتے ہیں میں عرض کروں گا ان تمام باتوں کو پردے کے اندر رکھنا میرے خیال میں ہمیں کبھی بھی قابل قبول نہیں ہم اسے قبول نہیں کریں گے۔ بلوچستان کے غریب محنت کش اور معزز عوام اور یہاں کے پسماندہ عوام کے حق کے ساتھ اس قدر دھوکا' میں عرض کروں گا جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس کو آپ دیکھیں۔ کہ وزیر اعلیٰ اور گورنر بلوچستان دونوں کو ایک ایک کروڑ روپے دیئے جاتے ہیں لیکن ریوائزڈ اے ڈی پی Revised ADP میں آپ دیکھیں کہ گورنر جو صوبے کا آئینی سربراہ ہے ان کو تو صرف ایک کروڑ روپے لیکن ہمارے محترم وزیر اعلیٰ صاحب کے لئے پانچ کروڑ ستائیس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اور اس تمام کی تمام رقم کو خرچ شدہ شو کیا گیا ہے میں پوچھتا ہوں کہ آیا اس لئے کہ وزیر اعلیٰ کے ایک کروڑ روپے نے بچے دیے؟ میں عرض کر رہا ہوں۔

**جناب اسپیکر** دیکھیں آپ پھر بحث میں چلے گئے۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر میں عرض کر رہا ہوں

**جناب اسپیکر !** جناب سعید ہاشمی صاحب ایک تو قاعدہ ۳۔۱۴۰ کی بات ہے' اور دوسری ریوائیزڈ اے ڈی پی Revised ADP کی بات ہے جو ارجن داس نے نکتہ اٹھایا ہے۔

**سعید احمد ہاشمی' وزیر قانون و پارلیمانی امور !** جیسا کہ معزز رکن نے نقطہ اٹھایا ہے کہ جب یہ بجٹ ۲۵ مئی کو پیش کیا گیا تھا اس دن یہ فہرست کارروائی اس معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی تھی اگر مجھے ارجن داس صاحب کچھ کہنے کا موقع دیں تو میں ان کو بتادوں۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر! شاید شاہ صاحب یہ بات نہیں سمجھ پا رہے ہیں کہ دو دن بجٹ مطالعہ کے لئے ہوتے ہیں اور دو دن سالم کٹ موشن کے لئے ہوتے ہیں' بجٹ منظور کرنے سے پہلے کٹ موشن کے لئے دو دن دینا مطلوب ہے' اب کس طرح سے کٹ موشن دئے جائیں جب کہ آپ نے صرف مطالعہ کے لئے دو دن دیے ہیں؟

**سعید احمد ہاشمی' وزیر قانون و پارلیمانی امور** جناب اسپیکر! اگر معزز ممبر مجھے وقت دیں تو میں ایوان کو سمجھانے کی کوشش کروں گا دو دن تو تھے میری معلومات کے مطابق ۲۵ مئی کو بجٹ پیش ہوا۔ اور اس رات بھی اسمبلی سیکرٹریٹ ساڑھے دس بجے تک کھلا رہا اور آج ساڑھے دس بجے صبح اجلاس ہو رہا ہے اس وقت

کا مقصد بھی یہی تھا کہ کٹ موشن پیش کریں۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر یہ تمام باتیں صرف پردہ پوشی ہیں۔

**سعید احمد ہاشمی' وزیر قانون وپارلیمانی امور** جناب والا وہ دن پورے تھے۔

**جناب اسپیکر** دفعہ ۱۲۱ کی بات بھی دیکھیں اور انہوں نے روائیزڈ اے ڈی پی Revised ADP کی بات کی ہے اس کی وضاحت آپ کردیں۔

**سعید احمد ہاشمی' وزیر قانون وپارلیمانی امور** جناب اسپیکر اگر آپ اجازت دیں تو میں ۱۲۱۔۳ کی وضاحت کرتے ہوئے اس کو پڑھ دوں۔

120.

(1)......

(2)......

On the Last day Fixed for the Voting of demands for grants the consideration there of shall not be anticipated by a motion of adjournment or be interrupted in any other mannner whatever not shall any dilatorymotion bemoved in regard there to.

**مسٹر ارجن داس بگٹی** ! جناب والا! یہ جو شق پڑھ رہے ہیں یہ وہ اس بجٹ کے لئے ہے جو بجٹ آپ نے ۲۵ مئی کو پیش کیا تھا آج ضمنی بجٹ کی بات ہو رہی ہے۔

**جناب اسپیکر** آپ پہلے وزیر قانون صاحب کو بات کرنے دیں۔

**' وزیر قانون وپارلیمانی امور** جناب اسپیکر! جو معاملات ریونیو Revenue یا ہمارے ڈولپمنٹ Development کے حوالے سے معزز ایوان کے سامنے آنے چاہیں وہ ان دستاویزات میں موجود ہیں اور اگر معزز رکن سمجھتا ہے جیسا کہ انہوں نے بلاک ایلوکیشن کی بات کی ہے ان کی ڈیٹیل ہونی چاہیے' میں سمجھتا ہوں حکومت وہ مہیا کر سکتی ہے اس سے کٹ موشن کا کوئی تعلق نہیں ہے' کٹ موشن کے لئے وقت تھا اگر وہ لانا چاہتے تو وہ لا سکتے تھے۔ ان کا حق بنتا ہے ضرور لاتے۔

**میر ہمایوں خان مری** جناب اسپیکر! وزیر قانون پارلیمانی امور بتا رہے ہیں وہ لا اینڈ پارلیمانی امور

کے وزیر ہیں میں بھی تین سال وزیر خزانہ رہ چکا ہوں یہاں جب آتے ہیں تو مکمل دستاویزات ہونی چاہیں۔ اور آج سپلیمنٹری بجٹ کی بات ہو رہی ہے سپلیمنٹری بجٹ ۱۹۹۲-۱۹۹۱ء کی بات کر رہے ہیں آج ہم کس چیز پر بحث کریں؟

جب کہ ہم کو روائیزڈ اے ڈی پی Revised ADP کا پتہ بھی نہیں ہے کہ روائیزڈ آئی ڈی پی Revised ADP کہاں ہے روائیزڈ Revised ADP اے ڈی پی ایک پورا پلندہ ہوتا ہے اور دو تین سو صفحات پر مشتمل ہوتا ہے جو ہمیں نہیں ملا ہے اور جب ہم اس کو سٹڈی نہیں کرتے ہیں ہم کس چیز پر بحث کریں گے؟ آیا یہ فائنشل Financial rules میں ہے تین سال میں بھی منسٹر رہ چکا ہوں میں نے بھی یہاں بجٹ پیش کئے ہیں ہمیں تو پتا نہیں ہے کہ روائیزڈ بجٹ کہاں ہے اگر یہاں پر آپ کو ٹریژری بنچز والوں کو ملا ہے تو اور بات ہے ہمیں اس کا پتا نہیں ہے اپوزیشن کے ایک ممبر کو بھی روائزڈ بجٹ Revised budJet ۹۲-۱۹۹۱ء نہیں ملا ہے جب ہمیں یہ نہیں ملا ہے اور آج سپلیمنٹری بجٹ ۱۹۹۲-۱۹۹۱ء کے منظور کرنے کی بات کرتے ہیں جو بلوچستان کے عوام کا بجٹ ہے ہم اس کو کس طرح سے منظور کریں باہر اگر ہم جائیں تو ہم کو باہر کے لوگ یہ کہیں گے کہ آپ لوگ تو ربڑ کی اسٹمپ ہو گئے ہیں ہم کس چیز پر بحث کریں اور اگر یہ ریوائیزڈ اے ڈی پی جو دو سو تین سو صفحات کا ہوتا ہے میں فنانس میں رہ چکا ہوں اس کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ایک پوری ٹیم دن رات کام کرتی ہے اور اب تک یہ ہمیں نہیں دیا گیا ہے اگر وہ ہمیں دیں تو ہم سپلیمنٹری بجٹ پر بات کر سکتے ہیں اور سپلیمنٹری بجٹ میں حصہ لیں۔ اس طرح ہم کیسے حصے لیں؟

**جناب اسپیکر** ڈاکٹر عبدالمالک

**ڈاکٹر عبدالمالک** جناب اسپیکر! یقیناً" جو ممبر صاحب کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے یہاں پر رولز آف بزنس ہے اس کو مکمل طور پر وائیلیٹ Violate کیا گیا ہے کیونکہ آپ یا تو اس کے لئے رولز رکھیں کہ بجٹ پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور بجٹ خود منظور کر لیں۔ اور دوسرے سال جو ضمنی بجٹ پیش کریں گے اس کی تمام منظوری آپ لے لیں اب یہاں پہلے بجٹ میں ایک کروڑ رکھا گیا تھا اور روائیز Revise میں اس کو پانچ کروڑ کر دیا گیا ہے اس میں اتنا گھپلا بازی ہوتی ہے آپ نے ایک اسکیم کے لئے دس لاکھ روپے رکھے یا دس کروڑ رکھے آپ اس کو اے ڈی پی سے ہٹ کر کہیں اور خرچ کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ سپلیمنٹری بجٹ جو آپ نے پیش کیا ہے میرے معزز وزیر خزانہ صاحب نے پیش کیا ہے یہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔ اور جیسے معزز

رکن نے کہا ہے کہ روائیزاے ڈی پی Revise ADP کی کاپی ہم کو نہیں دی گئی ہے اس لئے اس میں کچھ حقائق بیان ہوتے ہیں تاکہ اس کو لوگ پڑھیں اور عوام کو پتہ چل جائے گا جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے چیف منسٹر کا فنڈ ایک کروڑ ہے یہ پانچ کروڑ کیسے بن گیا؟ یا گورنر صاحب کا فنڈ اتنا ہے اس کو کس طرح سے بڑھادیا گیا ہے۔

یہ تمام گھپلا بازی اس لئے ہوئی ہے تاکہ اس سے تمام حقائق کو چھپایا جائے میں یہ سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے وہ حقائق پر مبنی ہے۔

**نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)** ! جناب والا! میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر مالک صاحب کو گھپلا کا لفظ استعمال کرنا چاہیے اور یہ لفظ بالکل غیر پارلیمانی ہے اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ میرے جو معزز دوست ضمنی بجٹ کی بات کرتے ہیں اور روایوزاے ڈی پی Revise ADP کی بات کرتے ہیں انہوں نے بجٹ کی کتابوں کو دیکھا بھی نہیں ہے اور انہوں نے والیوم ۳ Volume III بجٹ کا دیکھا بھی نہیں ہے جو کہ ہم نے تمام معزز ایوان کو مہیا کیا ہے میرے خیال میں اگر وہ اس والیوم Volume III کو پڑھ لیتے تو اس میں روائیزاے ڈی پی Revised ADP موجود ہے۔

**میر ہمایوں خان مری** جناب والا! میرے محترم وزیر خزانہ تو اپنی بجٹ تقریر میں کہتے ہیں کہ ہم نے سب کو اعتماد میں لیا ہے بجٹ بناتے وقت میں محترم وزیر خزانہ سے پوچھوں گا کہ جو ہم یہاں اپوزیشن والے بیٹھے ہوئے ہیں میں یہاں پر اپوزیشن کی بات کررہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ آپ نے بجٹ بناتے وقت کتنا اپوزیشن کے ممبران کو اعتماد میں لیا ہے اور آپ نے ہی کہا ہے کہ ہم نے سب کو اعتماد میں لیا ہے یہاں پر ہمیں بتائیں کہ اپوزیشن کو اعتماد میں لیا ہے یہ آپ کی اپنی تقریر ہے اور کہا ہے کہ ہم نے سب کو اعتماد میں لیا ہے میں آج اس ایوان کو بتلانا چاہتا ہوں کہ ہمیں اپوزیشن والوں کو کسی مد میں اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے اگر کسی حکومت کے ممبر کو اعتماد میں لیا ہے مجھے پتہ نہیں ہے آپس میں خود میٹنگ کرکے بجٹ بناتے ہیں آپ کی اپنی چیز ہے۔ جہاں تک ہم اپوزیشن والے بیٹھے ہوئے ہیں ہمیں کسی نے اعتماد میں نہیں لیا ہے۔ اور آج آپ ہمارے سامنے یہ ضمنی بجٹ پاس کررہے ہیں ہم اس کو کسی طرح منظور نہیں کرتے یہ سراسر صوبے کے ساتھ ناانصافی ہے۔

**جناب اسپیکر** پہلے ریوائزڈ اے ڈی پی Revised ADP کی بات کررہے تھے اب اعتماد کی بات ہے۔

**میر ہمایوں خان مری** جناب والا! یہ وزیر خزانہ دو سال رہے ہیں اور میں وزیر خزانہ تین سال رہا

ہوں اور یہ بھی مزے کی بات ہے کہ پورے پاکستان میں آزاد وزیر خزانہ تھا آپ یہ بتائیں کہ کیا انہوں نے ہمیں اعتماد میں لیا ہے؟ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اعتماد میں لیا ہے' ریوائیز اے ڈی پی کا تو ہمیں پتا نہیں ہے آپ نے ہمیں نہیں دیا ہے جناب اسپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر وزیر قانون و پارلیمانی امور شاہ صاحب اٹھ جائیں گے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں نہیں دیا ہے جتنا بھی ہیر پھیر کریں ہمیں ریوائزڈ اے ڈی پی نہیں ملا ہے۔

(مداخلت)

آپ بیٹھیں آپ کی بات ہے ہمیں سمجھ میں نہیں آتی ہے اور اب آپ اپنے الفاظ انگریزی میں پیش کریں گے کہ فلاں ہوا تاکہ دوسروں کو سمجھ نہ آئے ہم ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں مگر ریوائیز اے ڈی پی ہمیں نہیں دی گئی ہے یہ ہمارے ساتھ بلوچستان کے عوام کے ساتھ اور بلوچستان کے غریب لوگوں کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے یہ اور بات ہے کہ "بابر بائیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست" آپ لوگ عیش کررہے ہیں۔ ہمیں تو اعتماد میں نہیں لیا ہے مگر ہمیں بولنے تو دیں۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر! ہم چونکہ اس تحریک استحقاق کے محرک ہیں ہمیں بھی بولنے کا موقع دیں اس موقع پر شاہ صاحب تو اٹھ جائیں گے جناب والا میں اپنی تحریک استحقاق کے حوالے سے یہ بات کروں گا کہ ریوائیزڈ اے ڈی پی کی کاپیاں آپ کے طفیل آپ کے سکریٹریٹ کے طفیل دی جانی چاہیے تھیں۔ اس وقت آپ تشریف رکھتے ہیں سکریٹریٹ سٹاف تشریف رکھتا ہے ریوائیزڈ اے ڈی پی جہاں تک وزیر خزانہ صاحب کہتے ہیں کہ والیوم VolumeIII وہ سپلیمنٹری بجٹ ہے ہم ریوائیز اے ڈی پی کی بات کررہے ہیں وہ کاپیاں ریوائیز اے ڈی پی کی کاپیاں جو ایک ماہ پہلے چھپی ہیں اور کسی سے دوستانہ ماحول میں ہم نے کسی سے حاصل کی ہیں یہ کہہ سکتے ہیں کیا ڈاکٹر مالک صاحب معزز ممبر ہے وہ غلط بیانی کررہے ہیں جناب۔

**سعید احمد ہاشمی وزیر قانون و پارلیمانی امور** جناب اسپیکر میں اس کی وضاحت کروں کہ سپلیمنٹری اور اے ڈی پی ایک ہی چیز ہے جیسا کہ وزیر خزانہ صاحب نے فرمایا ہے کہ سپلیمنٹری بجٹ یا ریوائیز بجٹ سارے کے سارے ڈاکومنٹس پورے تھے وہ میرے خیال میں ہمایوں مری صاحب کو یاد ہوگا جب بجٹ کی تیاری میں کام لیا جاتا ہے اس میں کابینہ کو اور سرکاری ممبران کو اعتماد میں لیا جاتا ہے۔ اور یہ راز اندرون خانہ ہوتا ہے اور بعد میں بجٹ کو سامنے لایا جاتا ہے۔

**میر ہمایوں خان مری** جناب اسپیکر! وزیر خزانہ صاحب جو الفاظ بتا رہے ہیں میں ان سے اتفاق کرتا ہوں میں یہ جانتا ہوں کہ وہ ایک بہت اچھے مقرر ہیں مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے جب میں ۱۹۸۵ء میں وزیر خزانہ تھا تو تمام کو ریوائیزڈ اے ڈی پی دیا گیا تھا یہ دیا جاتا ہے اپوزیشن اور ٹریژری بنچز والوں کو دیا جاتا ہے اور پھر اس کی ریلونسی Relevancy کی بات کرتے ہیں جب کہ ہمیں آج تک ریوائیزڈ اے ڈی پی نہیں دیا گیا ہے یہ سراسر ناانصافی ہے کوئی اور اعتراض کرتا تو مجھے افسوس نہ ہوتا آپ تو پڑھے لکھے ہیں۔

**نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)** ! جناب والا! میں ان کو یاد دلاؤں اس دن حزب اختلاف والے واک آؤٹ کر گئے تھے اور اپنے بجٹ ڈاکومنٹس تھے۔ وہ یہاں چھوڑ گئے تھے۔

**میر فتح علی عمرانی** جناب والا! ہم کوئی بھاگ نہیں گئے تھے اور نہ ڈر گئے تھے اور نہ کوئی یہاں شیر تھا جس کے ڈر سے ہم بھاگ گئے اس اے ڈی پی میں گھپلا بازی تھا اس لئے ہمیں نہیں دیا گیا۔

**ڈاکٹر عبدالمالک** ! جناب والا! میں بجٹ کی تمام کتابیں ساتھ لایا ہوں جو ہمیں ضمنی بجٹ کی بکس Books دی گئی ہیں اس میں سب کچھ ہے مگر اس کی تفصیلات نہیں اس میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ اتنے پیسے وزیر اعلیٰ کو دے دیں اور زیادہ تفصیلات ریوائیزڈ اے ڈی پی میں دی گئی تھیں جن تفصیلات کا پتہ نہیں ہے اس میں ڈیٹیل نہیں ہے۔

**عبدالحمید خان اچکزئی** جناب والا! ارجن داس کا پوائنٹ بڑا ہی ریلونٹ ہے جب آپ نے ریوائیزڈ بجٹ دیا ہے اور اس کے لئے دو دن پہلے دیتے اب کٹ موشن کے لئے وقت نہیں دیا گیا ہے میرے خیال میں ان کا یہ مطالبہ حق بجانب ہے کہ آپ نے انہیں کٹ موشن کے لئے وقت کیوں نہیں دیا گیا ہے آپ اس کے لئے انہیں ٹائم دیں اور اس کا انہیں جواب دیں۔

☆ **جناب اسپیکر** یہ بجٹ جو اس معزز ایوان میں پیش کیا گیا ہے اور معزز ممبر نے جو بحث کی ہے ریوائیز اے ڈی پی سے متعلق تھی اور جہاں تک کٹ موشن پیش کرنے کا تعلق ہے تو یہ بجٹ اس ایوان میں ۲۵ کو پیش ہوا ہے بکس Books دی گئی ہیں اور رات کو دس بجے تک اسمبلی کا دفتر کھلا رہا تھا اور کٹ موشن کسی بھی وقت پیش کئے جا سکتے تھے۔ اس کے بعد دو دن تھے۔ اس طرح سے تو یہ تحریک استحقاق نہیں بنتا ہے۔ اور ریوائیزڈ اے ڈی پی کی کلیرفکیشن اور وضاحت کے لئے معزز ممبران کو وقت دیا ہے اس میں کوئی نئی بات ہے تو ٹھیک ورنہ اس کو خلاف ضابطہ قرار دیتے ہیں۔

**میر ہمایوں خان مری** جناب والا! آپ نے اس تحریک استحقاق کو خلاف ضابطہ قرار دے دیا ہے؟

**جناب اسپیکر** جی.....!

**میر ہمایوں خان مری** جناب اسپیکر آپ یوں نہ کریں آپ فاتحہ کے لئے ہمیں نہیں چھوڑتے ہیں ہم یہاں ریوائیز اے ڈی پی کی بات کرتے ہیں تو آپ نہیں چھوڑتے ہیں بحث کے لئے آپ نے پہلے نہیں چھوڑا ہے آپ ایک تعلیم یافتہ آدمی ہیں آپ ایسا نہ کریں اب ریوائیز بجٹ کی بات نہیں ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ خلاف ضابطہ ہے یہ کیسی جمہوریت ہے اور کیسی انسانیت ہے آپ یہ بتائیں کہ ریوائیز اے ڈی پی ملا ہے یہ ناانصافی ہے۔

**جناب اسپیکر** آج اس ضمنی بجٹ پر بحث کا دن ہے جو اس بحث میں حصہ لینا چاہے کر سکتا ہے۔

**میر ہمایوں خان مری** جناب اسپیکر! ہم کس پر بحث کریں کتابیں ہمیں نہیں ملی ہیں ہم کو میزوں پر' اسمبلی میں ہم کس پر اپنی بحث کریں؟

**جناب اسپیکر** اگر آپ بحث نہیں کرنا چاہتے ہیں تو رائے لے لیتے ہیں۔

**میر ہمایوں خان مری** آپ کو تو پتا ہے میجارٹی اس طرف ہے یہاں پر آپ ایسا ظلم تو نہ کریں یہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ ظلم ہے۔

**میر باز محمد خان کھیتران** جناب اسپیکر! اگر آپ اس تحریک استحقاق کو اس طرح سے لیں کہ ریوائیزڈ اے ڈی پی کی کاپیاں نہیں ملی ہیں اس پر تو بحث ہو سکتی ہے۔

**جناب اسپیکر** تحریک کے سلسلے میں فیصلہ ہو گیا ہے میں نے رولنگ دے دی ہے

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر! آپ نے تحریک استحقاق کو تو خلاف ضابطہ قرار دے دیا ہے آپ ایسی بات کریں گے جو ہمارے حزب اقتدار کے دوست بیٹھے ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تمام چیزیں ڈارک dark میں رہیں۔ اور سامنے نہ آئیں۔

**میر ذوالفقار علی مگسی (وزیر داخلہ)** جناب والا! ہم قطعاً" نہیں چاہتے ہیں کہ کوئی چیز عوام سے ڈارک dark میں رہے اور اگر ریوائیزڈ اے ڈی پی کی کاپیاں ان کو نہیں ملی ہیں تو ان کو دے دیں۔

**میر ہمایوں خان مری** جناب والا ہم ریوائیزڈ اے ڈی پی کی بات کر رہے ہیں جو عوام کے لئے ہے لوگوں کے فائدہ کے لئے اور یہ اس کو چھپا رہے ہیں یہ سارے بلوچستان کے عوام کے لئے ہے۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب ہم نے تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ ریوائیزڈ اے ڈی پی کی کاپیاں

ہمیں نہیں دی گئی ہیں ہمارا قطعاً" کوئی دیگر مقصد نہیں تھا۔ یہ عوام کے حقائق ہیں عوام کو دیے جانے چاہییے تھے۔

**جناب اسپیکر** تفصیلات تو ضمنی بجٹ میں موجود ہیں اب جو اس پر بحث کرنا چاہتا ہے کر سکتا ہے۔

**میر فتح علی عمرانی** جناب کس پر بحث کریں ہمیں کچھ دیا نہیں ہے؟

**جناب اسپیکر** آپ کی رولنگ سر آنکھوں پر ہیں اے ڈی پی کی کاپی نہیں ملی ہے ۱۹۹۲ء ۔ ۱۹۹۱ء کی ' آپ بحث کرنا چاہتے ہیں لیکن کس پر کریں فنانس منسٹر صاحب اور وزراء صاحبان آپس میں بیٹھ کر بحث کریں ہمارا یہاں ہاؤس میں بیٹھنے کا کیا فائدہ ہے اگر آپ کی یہ رولنگ ہے تو ہم چلے جاتے ہیں۔

**وزیر خزانہ** میرے خیال میں بجٹ کے کاغذات آپ کے سامنے ہوں گے اگر آپ والیم نمبر VolumeIII کو خود دیکھ لیتے......

**جناب اسپیکر** اس سلسلے میں......(مداخلت)

**میر ہمایوں خان مری** یہاں پر اس پر کافی بحث ہوئی ہے جہاں تک اسمبلی بجٹ کو یا ریویزاڈ اے ڈی پی کو یہاں لانا تھا سارے ماشاء اللہ جو ٹریژری بینچز ہیں وہ سارے وزراء صاحبان پر مشتمل ہے ان کی کیبنٹ میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا ہے یہاں پر اسے لانے کی کیا ضرورت ہے جب اسمبلی میں تو اپوزیشن بیٹھی ہوئی ہے ان کو سب کچھ کا پتہ ہے ہمیں کچھ بھی نہیں ہے لہٰذا اسے اسمبلی میں لانے کی کیا۔ ضرورت ہے جس طرح وہ فیصلہ کریں یہ عوام پر منحصر ہے کہ وہ اسے اچھا کہیں یا برا کہیں پھر تو اس اسمبلی کی ضرورت نہیں ہے بلوچستان کی حکومت نے اس اسمبلی پر چھ کروڑ روپے کی رقم خرچ کی ہے پھر ہماری یہاں ضرورت نہیں ہے ہم چلے جاتے ہیں بے شک آپ کیبنٹ میٹنگ کریں اور جو جی میں آئے پاس کریں اور وہاں لکھیں " بابر عیش کہ عالم دوبارہ نیست " یہی وقت ہے۔

**جناب اسپیکر** جی کیا کسی اور نے بھی بحث میں حصہ لینا ہے۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر کیا یہ استحقاق نامنظور ہو گئی۔

**جناب اسپیکر** اس کا تو میں نے فیصلہ دے دیا ہے۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** استحقاق جب مسترد ہو گیا ہے تو ہم اس پر کیا بحث کر سکتے ہیں جناب اسپیکر صاحب ویسے تو یہ آپ کا فرض بنتا تھا کہ اگر کسی طرف سے کہیں غلطی ہو تو آپ اسے ٹھیک کر دیتے۔

**ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر اس وقت تقریباً" تمام اپوزیشن بینچز چاہے ہمارے محترم ممبران عبدالحمید خان صاحب چاہے ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب اور ہمارے باز محمد کھیتران صاحب جو اس وقت ہمارے قریب ہوئے ہیں میرے خیال میں یہ سارے اپوزیشن کا متفقہ فیصلہ ہے اس پر آپ کیوں نظر ثانی نہیں کرتے کیا خدانخواستہ ریوائزڈ اے ڈی پی میں کوئی ایسی باتیں ہیں جیسا کہ شاہ صاحب نے ذکر کیا کہ جی اندرون خانے میں فیصلے ہوتے ہیں ہم تو چاہتے ہیں کہ اندرونی خانہ والے فیصلے عوام کے سامنے آئیں جن کے لئے یہ معزز ایوان وجود میں آیا ہے یا بائی الیکشن ہوتے ہیں اور ممبران اس اسمبلی فلور تک پہنچتے ہیں' جناب اسپیکر صاحب کیا اس ریوئزاڈ اے ڈی پی میں کوئی خاص باتیں ہیں؟

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر میں نے عرض کیا کہ والیم تھری Volume میں موجود ہے اگر معزز اراکین اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ تو ٹھیک ہے پھر ہم کیا کہہ سکتے ہیں جناب اسپیکر جب ہم حزب اختلاف میں تھے تو ہم بھی یہ بڑی بڑی کتابیں نہیں پڑھتے تھے۔ یہاں اگر ہم آکر شور کرتے تھے کہ ہمیں یہ نہیں ملا وہ نہیں ملا۔

**میر ہمایوں خان مری** یہاں پر ایک چیز ہے آپ یہاں پر کہتے ہیں کہ بات یہی ہے کہ ہم ریوائزڈ اے ڈی پی کے بارے میں بات کر رہے ہیں وہاں پر فنانس ڈپارٹمنٹ کے دو تین سو اسٹاف دن رات کام کرتے ہیں ہمیں یہاں پر ریوائزڈ اے ڈی پی کے کاغذات نہیں دیے ہیں آپ مجھے بتائیں کہ ہم یہاں کیا بات کریں آپ کا فرض بنتا ہے کہ ایک چیز ہے کہ آپ لوگ اپنے آپ میں گٹس Girts پیدا کریں منسٹر ہوم نے وہاں پر کہا کہ جی انہیں کاپیاں دیں آپ اسے دینے سے کیوں کتراتے ہیں اگر آپ اپنے علاقے کو ترقی......(مداخلت)

☆ **وزیر خزانہ** ! جناب اسپیکر میں بار بار گزارش کر رہا ہوں کہ یہ بجٹ کی کتابوں میں موجود ہیں اس میں کترانے کی کیا بات ہے میں.....(مداخلت)

**میر ہمایوں خان مری** آپ نے خود کہا کہ ہم سب کو اعتماد میں لے رہے ہیں لیکن ہمیں ریوائزڈ اے ڈی پی نہیں ملی ہیں آپ اپنے محکمہ کے صرف ایک ڈپٹی سیکرٹری کو کہتے کہ ان کی کاپیاں ہمیں دی جائیں تو وہ ہمیں دے دیتے فنانس منسٹر میں بھی رہ چکا ہوں اور سب کچھ جانتا ہوں۔ یہ سپلیمنٹری بجٹ غریب عوام کے لئے ہے آپ کو ہمیں یہ دینے میں وقت کیوں پیش آرہی ہے۔(مداخلت)

**وزیر خزانہ** جہاں تک معزز رکن کی بات ہے وہ میرا بڑا بھائی ہے اور میں ان کا چھوٹا بھائی ہوں چھوٹا بھائی بڑے بھائی سے تو (efficient) نہیں ہو سکتا ہے۔

**ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ فرماتے ہیں کہ بک نمبر۳ میں جو پہلے دی جاچکی ہے جس کی کاپی ابھی بھی ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کے پاس موجود ہے اور پھر اتفاق سے ریوائزڈ اے ڈی پی کی ایک کتاب بھی ہمارے پاس موجود نہیں ہے میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس بک کے اندر اور اس بک کے اندر یعنی دونوں Books واضح فرق ہے کہ چیف منسٹر صاحب کو ایک کروڑ روپے دیا جاتا ہے اور پانچ کروڑ ستائیس لاکھ روپے وہ پیسے بچے جن کے پل کے بڑے ہو کر پانچ کروڑ ستائیس لاکھ روپے بن جاتے ہیں ہم ابھی اس چیز کا ثبوت دے سکتے ہیں۔

**میرباز محمد خان کھیتران** اصل سوال یہ تھا کہ ریوائزڈ اے ڈی پی کی کاپیاں لوگوں کو نہیں ملی ہیں یا اسے کسی نے پڑھا نہیں ہے سوال تو یہ ہے کہ اس کے لئے ایک دو روز کا وقت دیا جائے لوگ اس کو Study اسٹڈی کریں یہ بات بعد کی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو پانچ کروڑ روپے ملے ہیں اب مسئلہ یہ ہے کہ بحث کے لئے وقت دیا جائے کیا انہیں ملی ہیں اگر نہیں ملی ہیں تو یہ انکا حق ہے کہ انہیں دیا جائے اور اگر انہیں ملی ہیں تو انہیں پڑھنا چاہیے تھے۔

**ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات)** جب اسپیکر صاحب اپنی رولنگ دے دیتا ہے تو ایوان کے اراکین کو چاہیے کہ اس پر مزید بحث نہ کریں یہ اس ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ ہمیشہ جب اسپیکر رولنگ دے دیتا ہے تو اس پر مزید بحث نہیں کی جاتی ہے مجھے خوشی ہے کہ ارجن داس صاحب نے چند اراکین کو اپنا ہمنوا بنالیا ہے۔(مداخلت)

**مسٹر ارجن داس بگٹی !** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر جیسے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا میرے نام کے حوالے سے تو یہ میرا فرض بنتا ہے۔(مداخلت)

**ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات)** ارجن داس بگٹی صاحب مجھے بات مکمل کرنے دیں۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب آپ اپنی بات مختصر کردیں کیونکہ عوام اس ٹائم وزراء کرام صاحب کی باتیں کم پسند کریں گے اور شائد اپوزیشن کی زیادہ۔

**ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات)** جناب اسپیکر جب ایک ممبر بول رہا ہوتا ہے اور دوسرا ممبر اٹھ کر بولے یہ اسمبلی کی شان کی خلاف ہے میں عرض کررہا تھا کہ جب اسپیکر صاحب

رولنگ دیتا ہے تو ہاؤس کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس کی رولنگ کی احترام کریں اگر اس طرح روایات رہی ہو تو اسمبلی کی کارروائی نہیں چل سکے گی۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر آپ کی رولنگ بجا آپ نے یہ رولنگ دی کیونکہ آج ضمنی مزانیہ بابت سال ۹۲-۱۹۹۱ء پر عام بحث کا دن ہے جناب اسپیکر اس وقت قائد ایوان صاحب تشریف فرماہیں میرے خیال میں اگر وہ اس چیز کو اچھی طرح سے جھانک کر دیکھیں سال میں ستر ۷۰ دن ہوتے ہیں اسمبلی اجلاس کے لئے آپ نے نومبر ۱۹۹۱ء سے لے کر آج تک کتنے اجلاس بلائے ہیں؟ آپ ہمیں کیوں بولنے نہیں دیتے ہیں۔ آپ حضرات تو کیبنٹ میٹنگ میں ایک دوسرے سے بولتے رہتے ہیں۔ اسمبلی میں اس لئے بولا جاتا ہے کہ عوام سنیں ہم تو عوام کی بات کرتے ہیں۔ جناب میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ آپ حضرات جمالی ہاؤس کیبنٹ کے آرائشی بنگلوں یا اچھے میٹنگ ھاؤس میں بولتے رہتے ہیں۔

**ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات)** (وزیر مواصلات) جناب اسپیکر یہ اچھی بات نہیں کہ کوئی ممبر دوسرے ممبر کے بولنے کے ٹائم پر مداخلت کریں جہاں تک چیف منسٹر صاحب کے فنڈز کا تعلق ہے میں عرض کروں اس سلسلے میں آج تک کسی بھی چیف منسٹر صاحب نے اپنا ریوائز (Revised) بجٹ یا ضمنی بجٹ اس ہاؤس میں پیش نہیں کیا کہ اس نے کن کن لوگوں کو رقم دی۔

**مسٹر ارجن اداس بگٹی** جناب اسپیکر خان صاحب نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ ضمنی بجٹ کی کاپیاں مہیا نہیں کی ہیں۔

**ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات)** جناب اسپیکر ان کے ٹائم میں جو بجٹ پیش ہوا تھا انہوں نے کن لوگوں کو اسکیمیں دیں؟ یا اے ڈی پی بناتے وقت کس سے مشورہ لیا تھا؟ یا اس کو اس فلور پر پیش کیا تھا میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ لوگ بجٹ برائے بحث کرنا چاہتے ہیں میں اسپیکر سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ مطالبات زر شروع کریں کیونکہ یہ بحث ختم نہیں ہوگی اور اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہوگا = اگر کسی ممبر صاحب کو بجٹ میں کٹوتی پیش کرنا ہے تو جب ۲۵ تاریخ کو بجٹ پیش ہوا۔ تو تین ماہ دو دن کے نوٹس دے سکتے تھے۔ جب آپ خود اسمبلی کے رولز اور قواعد نہیں پڑھتے اور اس پر عمل نہیں کرتے تو یہاں شور کرنے کی کیا بات ہے آپ کے پاس اسمبلی رولز کی کتاب موجود ہے اس کو پڑھ کر اس کے مطابق آپ اسمبلی میں باقاعدہ قواعد و ضوابط کے مطابق کٹوتی کی تحریک پیش کریں اس وقت آپ جو بھی بحث کریں گے وہ بالکل بے سود اور بے فائدہ ہے لہٰذا اسپیکر

صاحب ضمنی بجٹ کے مطالبات زر کے کاروائی شروع کریں۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر میں معزز ممبر کے ان الفاظ کو دوھراتے ہوئے کہوں گا کہ معزز ممبر صاحب نے کہا تھا کہ آپ لوگ شور کر رہے ہیں۔ اور جناب آپ لوگوں کی یہ باتیں یہاں بے سود ہیں یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں۔ جناب اسپیکر میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہم تو حقیقت سامنے لانا چاہتے ہیں عوام کے سامنے اس کو آپ ہماری شور سمجھتے ہیں۔

**جناب اسپیکر** ارجن داس صاحب کوئی نئی بات کرنا چاہیں گے۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر کیا یہ باتیں پرانی ہیں؟

**نواب محمد اکبر خان بگٹی** جناب اسپیکر ہمارے اپوزیشن کی تحریک استحقاق پر کافی بحث ہوئی اور حسب عادت آپ نے اپنا رولنگ دے دیا تو جب گورنمنٹ بینچز کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ ہم اپنے خانوں میں بیٹھ کر فیصلے کرتے ہیں اور اس میں اپوزیشن آزاد یا عوام کو نہیں کرتے تو پھر ہم اسپر کیا بحث کریں؟ بہتر یہ ہوگا بجائے اس کو اس معزز ہاؤس سے پاس کرنے کے اسپیکر چیمبر میں بیٹھ کر پاس کروائیں جہاں آپ خود بھی موجود ہیں اور وزراء بھی بیٹھے ہیں لہٰذا اس سپلیمنٹری بجٹ کو وہاں پاس کریں' بجائے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے اور اپنا گھپلا بھی بڑھانے کے لیے لیکن یہاں گھپلے کے الفاظ پر بھی کافی اعتراض ہوا اب حیرانگی کی بات یہ ہے کہ گھپلا لیگ بنتا ہے اور بڑے فخر سے کہا جاتا ہے کہ گھپلا لیگ ہے اب اصل لیگ یہی ہے تو آپ کہتے ہیں کہ یہ گھپلا نمبر پارلیمانی لفظ ہے جب ملک کی سب سے بڑی پارٹی جس کا دعوی ہے کہ ہم گھپلا لیگ ہیں جب وہ گھپلا لیگ کہلانے پر فخر کرتے ہیں' تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ تو جناب اسپیکر ہم آپ کی رولنگ پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

**ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات)** بہت سے لوگ گھپلا لیگ ہے.....

**مولوی امیر زمان** (وزیر زراعت) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر نواب سے گذارش ہے کہ وہ بھی گھپلا لیگ کے ساتھ رہا ہے انہوں نے بھی کچھ عرصہ گھپلا لیگ کے ساتھ گزارا ہے اور اس کا باقاعدہ ریکارڈ ان کے ساتھ موجود ہے۔

**نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)** جناب اسپیکر میں معزز اراکین حزب اختلاف سے گزارش کی کہ جو ریوائزاے ڈی پی والیم Vol:III میں ۹۲-۱۹۹۱ء اور اس ۹۳-۱۹۹۲ موجودہ بجٹ اسمبلی ریکارڈ پر

لانا چاہتا ہوں جس طرح ارجن داس عوام کی بات کر رہے تھے میں بھی عوام کی بات کرتا ہوں اور اس کے بعد اگر والیم Vol:IX کو دیکھ لیں تو اس میں یہ سب کچھ ریوائز اور کینٹینٹس Contents بھی موجود ہیں۔ اس ڈیکومنٹ document کو آج کی اسمبلی کارروائی کا حصہ بنادیا جائے

**جناب اسپیکر** نواب صاحب کونسی والیم Volume؟

**نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ)** Vol:ix اور Vol:III

**جناب اسپیکر** نواب اس کو لائبریری میں رکھوادیں معزز اراکین کے دیکھنے کے لئے۔

**میر جان محمد خان جمالی (وزیر اطلاعات)** جناب اسپیکر میں ایک چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں' اپوزیشن والے تو واک آوٹ کر گئے لیکن میں پھر اسمبلی ممبران کی نوٹس میں لانا چاہتا ہوں پچھلے سال کے دوران اسمبلی نے اپنے ستر ۷۰ دن پورے کئے۔ اور ارجن داس صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمیں بولنے کا موقع نہیں دیا جاتا ہے اور کھیلا لیگ کی باتیں ہوئی ہیں افسوس کی بات کہ وہ پاکستان بنانے والی پارٹی کو کھیلا لیگ کہتے ہیں۔ اور پاکستان میں رہتے ہیں بڑی عجیب بات ہے۔

## ضمنی مطالبات زر بابت سال ۹۲۔۱۹۹۱ء

**جناب اسپیکر !** وزیر خزانہ مطالبات زر نمبرا پیش کریں۔

### رواں اخراجات

مطالبہ نمبرا

**نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ)** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (۱۱ کروڑ ۳۴ لاکھ ۹۱ ہزار ۴ سو ۴۵)/ ۱۱۳٬۴۹۱٬۴۴۵ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد (نظم و نسق عامہ) برداشت کرنے پڑیں گے۔

**جناب اسپیکر** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

کہ ایک رقم جو (۱۱ کروڑ ۳۴ لاکھ ۹۱ ہزار ۴ سو ۴۵)/ ۱۱۳٬۴۹۱٬۴۴۵ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد (نظم و نسق

عامہ) براوشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** اگلی تحریک۔

**مطالبہ نمبر۲**

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (۲۴لاکھ ۹۵ ہزار ۴ سو ۴۰) /۴۴۰۔۲۴۹۵ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد (صوبائی آبکاری) برداشت کرنے پڑیں گے۔

**جناب اسپیکر** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

کہ ایک رقم جو (۲۴لاکھ ۹۵ ہزار ۴ سو ۴۰) /۴۴۰۔۲۴۹۵ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد (صوبائی آبکاری) برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** اگلی تحریک

**مطالبہ نمبر۳**

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (۲۶ ہزار ۷ سو ۶۰) /۷۶۰'۲۶ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد (اخراجات بابت موٹر وھیکل ایکٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے۔

کہ ایک رقم جو (۲۶ ہزار ۷ سو ۶۰) /۷۶۰'۲۶ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد (اخراجات بابت موٹر وھیکل ایکٹ"

برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** اگلی تحریک

**مطالبہ نمبر ۴**

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (۵ لاکھ ۳۸ ہزار ۴ سو ۳۰) /۵۳۸٬۴۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "دیگر ٹیکسز اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**جناب اسپیکر** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے۔

کہ ایک رقم جو (۵ لاکھ ۳۸ ہزار ۴ سو ۳۰) /۵۳۸٬۴۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "دیگر ٹیکسز اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** اگلی تحریک

**مطالبہ نمبر ۵**

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (۲۰ لاکھ ۴۳ ہزار ۳ سو ۶۴) /۲۰٬۴۳٬۳۶۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "عدالتی نظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**جناب اسپیکر** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

کہ ایک رقم جو (۲۰ لاکھ ۴۳ ہزار ۳ سو ۶۴) ۲۰٬۴۳٬۳۶۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "عدالتی نظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** اگلی تحریک

**مطالبہ نمبر ۶**

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (۹ کروڑ ۴۶ لاکھ ۵۹ ہزار ۷ سو ۱۰)/ ۱۰،۷ '۶۵۹' ۹۴ روپے سے متجاوز نہ ہو ' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد " پریس " برداشت کرنے پڑیں گے۔

**جناب اسپیکر** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

کہ ایک رقم جو (۹ کروڑ ۴۶ لاکھ ۵۹ ہزار ۷ سو ۱۰)/ ۱۰،۷ '۶۵۹' ۹۴ روپے سے متجاوز نہ ہو ' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سا مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد " پریس " برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** اگلی تحریک

**مطالبہ نمبر ۷**

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (۶ لاکھ ۹۹ ہزار ۸ سو ۳۹)/ ۸۳۹، ۶۹۹ روپے سے متجاوز نہ ہو ' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری دفعہ " برداشت کرنے پڑیں گے۔

**جناب اسپیکر** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

کہ ایک رقم جو (۶ لاکھ ۹۹ ہزار ۸ سو ۳۹)/ ۸۳۹، ۶۹۹ روپے سے متجاوز نہ ہو ' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری دفعہ " برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر۸

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو(۵۷ ہزار ۸ سو ۱۰)/ ۵۷٬۸۱۰ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "نارکوٹک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

کہ ایک رقم جو(۵۷ ہزار ۸ سو ۱۰)/ ۵۷٬۸۱۰ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "نارکوٹک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر۹

وزیر خزانہ ! جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (۱ کروڑ ۸ لاکھ ۵۱ ہزار ۴ سو ۲۸)/ ۱٬۰۸٬۵۱٬۴۲۸ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "سماجی تحفظ اور سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

کہ ایک رقم جو (۱ کروڑ ۸ لاکھ ۵۱ ہزار ۴ سو ۲۸)/ ۱٬۰۸٬۵۱٬۴۲۸ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "سماجی تحفظ اور سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبہ نمبر۱۰

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (اکروڑ ۵لاکھ) /۱۰٬۵۰۰٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری (امداد)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

کہ ایک رقم جو (اکروڑ ۵لاکھ) /۱۰٬۵۰۰٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری (امداد)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر۱۱

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (اکروڑ ۴۳لاکھ ۳۶ ہزار ۵ سو ۲) /۱۴٬۳۳۶٬۵۰۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد " زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

کہ ایک رقم جو (اکروڑ ۴۳لاکھ ۳۶ ہزار ۵ سو ۲) /۱۴٬۳۳۶٬۵۰۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد " زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر۱۲

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (اکروڑ ۳۱لاکھ ۴۳ ہزار ۲ سو ۷۳) /۱۳۱۴۳۲۷۳ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان

اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "امور پرورش حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**جناب اسپیکر** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

جناب اسپیکر ! اگلی تحریک)

**جناب اسپیکر** اگلی تحریک

کہ ایک رقم جو (اکروڑ ۳۱ لاکھ ۱۴ ہزار ۲ سو ۷۳)/ ۲۷۳ ۳۱۴ ۲ ۱۳ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "امور پرورش حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** اگلی تحریک **مطالبہ نمبر ۱۳**

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (اکروڑ ۶ لاکھ ۲۰ ہزار ۹ سو ۲)/ ۹۰۲ ۲۰ ۶ ۱۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**جناب اسپیکر** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

کہ ایک رقم جو (اکروڑ ۶ لاکھ ۲۰ ہزار ۹ سو ۲)/ ۹۰۲'۲۰'۶'۱۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** اگلی تحریک

**مطالبہ نمبر ۱۴**

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (۲۲ لاکھ ۴۳ ہزار ۹ سو ۷۴)/ ۷۴'۹۴۳'۲۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت

کرنے پڑیں گے۔

**جناب اسپیکر** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

کہ ایک رقم جو (۲۶لاکھ ۴۳ ہزار ۹سو ۷۴) /۲۶،۴۳،۹۷۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** اگلی تحریک

**مطالبہ نمبر ۱۵**

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (۵لاکھ ۲۲ ہزار ۵سو ۴۱) /۵۴۱ ۵۲۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "سٹیشنری وطباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**جناب اسپیکر** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

کہ ایک رقم جو (۵لاکھ ۲۲ ہزار ۵سو ۴۱) /۵۴۱ ۵۲۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سامختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "سٹیشنری وطباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** / اگلی تحریک

**مطالبہ نمبر ۱۶**

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو (۲۶لاکھ ۴۳ ہزار ۹سو ۷۶) /۹۷۶ ۶۴۳ ۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "معدنی وسائل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے
کہ ایک رقم جو (۲۶لاکھ ۶۴ہزار ۹سو۷۶)/۹۷۶ ۶۴ ۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے دوران بسلسلہ مد "معدنی وسائل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر۱۷

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔
کہ ایک رقم جو (۳۱لاکھ ۳۳ ہزار)/۰۰۰،۳۳،۳۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے دوران بسلسلہ مد "امن وامان" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے
کہ ایک رقم جو (۳۱لاکھ ۳۳ ہزار)/۰۰۰،۳۳،۳۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے دوران بسلسلہ مد "امن وامان" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک

مطالبہ نمبر۱۸

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔
کہ ایک رقم جو (۴۴کروڑ ۱۱لاکھ ۲۷ ہزار)/۰۰۰،۲۷،۱۱،۴۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

کہ ایک رقم جو (۴۴ کروڑ ۱۱ لاکھ ۲۷ ہزار) ۴۴،۱۱،۲۷،۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** ضمنی مطالبات زر بابت سال ۹۲-۱۹۹۱ء منظور ہوئے۔

**جناب اسپیکر** اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۹۲ء صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس گیارہ بجکر پینتالیس منٹ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۹۲ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)